۷۸۶

تلخیص

تاریخ بہاشاہی

مرتبہ

مولوی مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب بی اے

مصححہ

مولوی غلام یزدانی ایم اے

ناظم آثار قدیمہ سرکار عالی

۱۹۲۰ء

برچیده از کتابخانه دیجیتال هندوستان http://dli.iiit.ac.in
باز تکثیر از کتابخانه کتاب فارسی http://www.KetabFarsi.com

منتخب التواریخ

الموسوم

تاریخ بہادر شاہی

میرے کرم دوست مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب[1] نے جنھیں مصوری، موسیقی، شاعری اور سارے رائج علوم و فنون کا شوق ہے۔ چند روز ہوئے مجھ سے جگ جیون داس گجراتی کی تاریخ بہادر شاہی کا ذکر کیا تھا۔ ڈاکٹر ریو نے متحف برطانیہ کی فارسی قلمی کتابوں کی فہرست میں اس تاریخ پر تبصرہ کیا ہے (ملاحظہ ہو جلد اول صفحات ۲۲۱ تا ۲۲۳) لیکن میری نظر سے کتاب کا کوئی نسخہ نہیں گزرا تھا۔ اس لئے میں نے مرزا صاحب سے کہا کہ اگر اصل نسخہ یا اس کی نقل مجھے بھی دکھا دیجئے تو کمال عنایت ہوگی۔ چند روز بعد وہ کتاب کے اس حصے کی جو اس کا لب لباب ہے نقل لے کر میرے پاس آگئے۔ فرحت اللہ بیگ صاحب کے علمی شوق کے علاوہ دو باتوں کا میرے اوپر بڑا اثر ہوا۔ اول ان کی غیر معمولی ذہانت اور مہارت کا۔ جن اصحاب کو قلمی نسخوں سے اکثر کام پڑتا رہتا ہے وہ جانتے ہیں کہ اصطلاحات اور غیر مانوس ناموں کا پڑھنا کتنا دشوار کام ہے لیکن فرحت اللہ بیگ صاحب نے ناموں اور اصطلاحات کو اس صحت سے پڑھا ہے کہ میں دنگ رہ گیا۔ دوم کتاب کے اجزا نقل کرنے میں انھوں نے ٹھیک ان ہی اوراق کو منتخب کیا جن کو ڈاکٹر ریو نے بھی کتاب کی اصل جان خیال کیا تھا۔ حالانکہ مرزا صاحب کی نظر سے ڈاکٹر ریو کا تبصرہ کبھی نہیں گزرا تھا۔

جگت جیون داس کے حالات کسی اور کتاب میں درج نہیں ہیں لیکن اس تالیف سے پتہ چلتا ہے کہ گیارہویں صدی ہجری میں (یعنی شاہنشاہ اورنگ زیب کے عہد میں) اس کو شاہی ہرکارے کی خدمت سپرد ہوئی تھی۔ ہندوستان کے مغل بادشاہوں کی تاریخ کے بڑے ماخذ صوبہ جات کے وقائع نگاروں کے روزنامچے یا شاہی ہرکاروں کے بیانات ہیں۔ جگت جیون داس لکھتا ہے کہ اس خدمت پر مقرر ہونے کے بعد اس نے بھی واقعات کو قلمبند کرنا شروع کر دیا۔ ایک جگہ یہ بھی لکھتا ہے کہ ۱۱۱۹ھ میں مجھ کو بہادر شاہ کے دربار میں لاہور میں پیش کیا گیا اور خلعت عطا ہوا۔ اس وقت میں دو برس سے لاہور میں وقائع نگاری کی خدمت پر ممتاز تھا۔

---

[1] آپ فی الحال عدالت العالیہ میں معتمدی کی خدمت پر ممتاز ہیں۔

ہرکاروں کے تقرر کے وقت مستعدی وفاداری اور راستبازی کا ضرور خیال رکھا جاتا ہوگا کیونکہ بعض اوقات نہایت اہم خدمات ان سے سرانجام پاتی تھیں ہتہ بنارسی کا شہزادہ خرم کو جنیر میں جہانگیر کے انتقال کی خبر پہنچانا اس وقت خصوصاً میرے ذہن میں آگیا۔[1] بھمبر سے جنیر کا فاصلہ پندرہ سو میل کے قریب سمجھنا چاہئے بیس روز میں اس مسافت کو طے کرنا اس زمانہ کے ہرکاروں کی مستعدی اور ڈاک چوکی کے عمدہ انتظام کی دلیل ہے۔

کتاب کے اختتام پر جگ جیون داس کے نام کے ساتھ ہتہ کا لقب اور لفظ گوجر سے اس کی ذات کی تخصیص بھی کی گئی ہے۔[2] ڈاکٹر ریو نے اپنے تبصرہ میں مؤلف کو جگ جیون داس ولد منوہر داس گجراتی لکھا ہے جس سے اس کی ذات معلوم نہیں ہوتا۔ ہتہ کا لفظ جو آج کل ایک پارسی نام ہوگیا ہے تین سو چار سو برس قبل گجرات اور کاٹھیاوار میں مثل رانا، ٹھاکر وغیرہ کے عزت کے واسطے استعمال ہوتا تھا تاریخ میں بنارسی داس ہرکارہ کے نام کے قبل بھی ہتہ کا اعزازی لقب درج ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی علاقہ گجرات کا رہنے والا تھا۔

کتاب کے مطالعہ کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف کوئی بڑا عالم یا پایہ کا مورخ نہیں تھا لیکن بعض واقعات دلچسپی سے خالی نہیں۔ دیباچہ میں تالیف کی وجہ اس طرح بیان کی گئی ہے۔

"بخاطر ناقص ایں خوشہ چین خرمن سخنوری گزشت کہ اکثر اہل دانش تاریخ بادشاہان ہر دیار علٰحدہ علٰحدہ بطول کلام نگاشتہ اند۔ اما جامع تواریخ کہ مشعر بر احوال بادشاہان دہلی و گجرات و غزنین و سندھ و بارو گلبرگہ و بنگالہ و جونپور وغیرہ ملک شرقیہ و حکام ملتان و دکھن کہ بہمنیہ و عادلشاہیہ و قطب الملکیہ و نظام شاہیہ و عماد شاہیہ و فاروقیہ جدا جدا حکومت کردہ اند۔ بعبارت موجز کسے نوشتہ۔ لہٰذا بقدر حوصلہ از تواریخ معتبرہ استنباط نمودہ بسلیقہ داشت و نقل اختصار نگاشت۔ اگر منظور نظر صاحب نظراں گردد نہے سعادت است۔"

ایک اور مقام پر اس طرح لکھا ہے۔

"سو دا ایں سواد در سن یکہزار و یک صد و پنج ہجریہ مقدسہ - در سلک بندگی بندہائے درگاہ عالم پناہ انسلاک یافتہ بخدمت ہرکارگی کہ عبارت از سوانح نویسی است ، سرفراز گشت۔ لہٰذا از ہماں ابتدا بقدر حوصلہ و عبارت مایقرئی تحریر احوال نصرت مآل بہادر شاہی نماید و حال خلاصہ ایں تحریر مصروف بہ تسوید مضامین مختصر است بنا بر آں بطریق یادگار ریختے از ہزار کہ لابد نوشت۔

---

[1] جہانگیر کا انتقال راجور علاقہ کشمیر میں ہوا۔ بنارسی کو آصف خان نے بھمبر سے شاہزادہ خرم کو اطلاع دینے کے لئے روانہ کیا تھا۔

[2] اصل عبارت جو خاتمہ کتاب پر درج کی ہے "بتاریخ غرہ ربیع الثانی سنہ ۳ محمد شاہی روز پنجشنبہ با تمام رسید نسخہ تواریخ منتخب تصنیف ہتہ جگ جیون داس گوجر ہرکارہ بہادر شاہی۔"

واہل مطالعہ را طولِ کلام تضییع اوقات نسازد، دیدۂ انتقاد برکم کہ ہرچہ بجوید و نیابد بر مسطور در قوم ساخت۔ والعافیت بالعاقبت۔

مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب نے کتاب کے اُس حصہ کو جو بہادر شاہ سے متعلق ہے پورا نقل کر دیا ہے۔ اور ہندوستان کے اور سلاطین کے احوال کے متعلق یہ توضیح کر دی ہے کہ کتاب میں کتنے صفحات اون کے ذکر پر مشتمل ہیں۔ علاوہ ازیں ان بادشاہوں کی تاریخ کے متعلق جو کچھ کتاب میں لکھا گیا ہے اُس کا نمونہ بھی پیش کر دیا ہے۔ علم دوست احباب کو مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب کا ممنون ہونا چاہئے کہ ان کی سعی سے اصل کتاب کی تلخیص جو اب تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے۔

غلام یزدانی

ذکر بہادر شاہ

چون خلاصه تسوید سواد این بیاض که بیاض دیدهٔ اہل بصیرت است احوال فرخنده مآل فتوحات لا
حضرت خدیو گیہان خداوند زمان بادشاه بادشاہان ابو نصر سید قطب الدین محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ غازی است
ہذا بقدر حوصله مفصل مسطور گشته . ہژدہم ربیع الاول سنه پنجاه و یک عالمگیری فتح که فاتحه فتوحات غیبی بود نصیب
اولیای دولت قاہره گشت . و از غرهٔ ذی الحجه سنه مذکور سنه احد جلوس والا مقرر شد . میر بدیع الزمان مخاطب
با نجمی خان ظل الله شد دین پناه تاریخ این فتح عظمی یافته اگرچه اکثر صاحب طبعان موزون بقدر سلیقهٔ خود تاریخ نوشته
اما مختصر و موزون و موقع و بجا چنان الفاظ کسی نشنیده . بیت

سخن را نگو تا بگفت پیش هر سخن سنجی — که هر گرد سخن گردد چو پرگرد سخن گردد

تفصیل این اجمال در اجلاس مذکور خواهد شد .

ذکر مجمل اولاد

حضرت خلد مکان عالمگیر بادشاه را در ابتدای جلوس چهار پسر بودند . محمد سلطان . محمد معظم . محمد اعظم .
محمد اکبر . چنانچه محمد سلطان در جنگ دارا شکوه و شجاع عمہای خود تردّدات نمایان نموده . بعد روزی چند بسبب
اوضاع ناپسندیده در گوالیار محبوس گشته . پس از آنکه روی خلاصی ندید عمر وفا نکرد . و پیام اجل را لبیک
گفت . مراتب ولیعہدی که قرین تقدیر بود و شایستهٔ سریر سلطنت و جہانبانی محمد معظم عطا گردید و محمد کام بخش از بطن
مامی پرستار اودی پوری محل متولد شد و محمد اکبر در سنه احد و تسعین و الف بغی اختیار نموده بعد سرگردانی از ملک
راجپوتیه بدکہن و از آنجا بایران دیار رفت و ہمانجا ودیعت حیات سپرد و محمد اعظم بعد شنقار کردن عالمگیر بادشاه
برخلاف وصیت پدر بزرگوار اراده جنگ در سر نموده با انواع توپ و توپخانه حضور عالمگیر بادشاه بحوالی اکبرآباد متصل
جاجو آمده در سنه تسع عشر و الف و مائه ہژدہم ربیع الاول روز یکشنبه وقت یک گہڑی روز آخر از دست بہادران سپاه
نشانهٔ تیر و تفنگ گردیده و سرداران نظر مبارک گذشت . و محمد کام بخش که از راه جنون و خود پسندی و ناکرده کاری

هدف تیر و تفنگ گردیده و سرا از نظر مبارک گزشت. و محمد کام بخش که از راه جنون و خودپسندی بنا کرده کارهای ناعاقبت اندیشی خارج بر ملک دارالظفر بیجاپور نشده. گلبرگه را لوت کرده از آنجا بدار الجهاد حیدرآباد رسیده دعوی سلطنت نموده بود سوم ذیقعده سنه ۲ از جلوس مبارک شاه عالم بادشاه در میدان حیدرآباد که در نواح فرخنده بنیاد خطاب یافته نتیجه جنون و خودپسندی یافت یعنی از ترددهای بهادران دستگیر شد و روز دوم بدار البقا رسید. تفصیل این اجمال در اجلاس مذکور خواهد شد.

ذکر امرا که در قید با بهادر شاه سلوک کردند

اجتبی خان عرف میر بدیع الزمان از اولاد که از اکابر عظام مشهور ایام در خطه بهار تعلق خیر قصبه دایراست، نوکری سرکار جهان مدار آن زیبنده سریر سلطنت فرزند چتر خلافت در ایام والا شاهی اختیار نموده در حالیکه حکم عتاب بادشاه عالمگیر بحال آن شایسته افسر دیهیم بسبب بعض امورات که بیان آن تحصیل حاصل است روداده بود بمقتضای شرافت و نجابت سوار ملازم آن وقت بجان واحد عزم خدمت مصمم کرده لوازم فدویت بجا آورده تفصیل آن زیاده از آن است که از قلم توان نوشت در ایام سوالف و حال و استقبال خارج از احکام بشریت در غضب چنین بادشاه عالمگیر که زهره شیر آب می شود در ثبات منصوبه و صیانت تدبیر خود را در لشکر بادشاهی و جماعت کثیر شر فساد رو گردیده مودن و منتظر وقت کار بودن، علی الدوام بلکه هر صبح و شام خبر خود رسانیدن و با حوال خیر مآل مطلع شدن، و فرمایش ابلاغ کردن و منصوبه معاندان برهم زدن و در آنچه مرضی مبارک ایشان باشد بعمل آورده و خود را از دست مفسدان مامون داشتن و بخدمت قیام نمودن خالی از جوانمردی و فضل حق نبود. چون همت گماشت خدا بانجام برساند و نقش فدویت و جان نثاری منقش خاطر فیض مظاهر آن برگزیده خلافت و جهانداری گشت از آنجا که شب ملال مبتدل بصبح اقبال میشود. بعد هشت سال تفضل بادشاه عالمگیر شامل حال آن ولیعهد شد و غره شوال سنه یکهزار و یکصد و پنج روز عید مبارک در مسجد بیجاپور دست راست بادشاه عالمگیر نشسته نماز ادا کردند. و پنجم شهر مذکور بندگان جناب عالی متعالی برائے پرداخت و تزئین هندوستان بهشت نشان دستوری یافتند.

سرفراز شدن مصنف

مسوده این سواد در سنه یکهزار و یکصد و پنج هجریه مقدسه در سلک بندگی بندهائے درگاه عالم پناه انسلاک یافته بخدمت سرکار که عبارت از سوانح نویسی است سربلند گشت. لهذا از همان ابتدا بقدر حوصله و عبارت ناتوانی تحریر احوال نصرت مال بهادر شاهی می نماید و چون خلاصه این تحریر مصروف بر تسوید مضامین مختصر است بنابرآن بطریق یادگار ریخته از تیزار که لابد دانست داهل مطالعه را طول کلام تضییع وقت نسازد و نه آنقدر رقم که هرچه بجوید و نیابد مسطور رود

مرقوم ساخت. العافیت بالعاقبت ـ

تشریف فرمودن حضرت بسمت ہندوستان و از آنجا پیشتر و وقت شہزادگی بیان

نیز وقت میمنت قدوم و سعادت زمانیان کہ تخصیص بادشاہزادہ عزہ علا برائے انضباط مہام صوبجات سند
بہشت نشان و فتنہ اکثر اشرار کہ از گردش طالع پشت بہ قبلہ نمودہ روبہ والی ایران دیار بردہ و خبر خروج ادبسات
حضرت عالمگیر بادشاہ رسید و بخاطر مبارک گزشت کہ سد او باید شاہزادہ پنجم شوال سنہ سی و ہشت عالمگیری کہ خمس والف
و احد سے مائۃ باشد رخصت فرمودند از دار الظفر بیجاپور در عین بارش باران و شدت گل و لای کوچ کردہ منازل
و مراحل علی الاتصال نہم شوال سنہ سی و نہ عالمگیری داخل اکبرآباد شدند و سکان آنجا از ظلم و تعدی واحد
و جبر مختار خان کہ در مبدأ بخطاب خان عالم بہادر شاہی سرفراز دار و بستوہ آمدہ و بنا بر زبونی نیت حاکم آنجا
گرانی غلہ علاوہ پریشانی سکنہ و متوطنہ شہر و ملک شدہ بود آنہا بعدالت امان دادہ و فیصل حق کرد اتماما شامل حال
فرخندہ مآل آن شایستہ افسر و دیہیم است بجوش آمدہ در دروازہ ارزانی بر روئے بندہا مفتوح گشت بادشاہزادہ جہان
و جہانیان نزدیک یکسالے در بند و بست آن ملک و سیر و شکارگہات سامی و باری و طواف درگاہ قدوۃ السالکین
شیخ سلیم فتحپوری گزرانیدہ و اکثر روز جمعہ برائے فاتحہ حضرت اعلی کہ عمارت از شاہجہان بادشاہ باشد در مسجد و روضہ
ممتاز آباد تشریف می فرمودند۔ چون بیشتر کار پیشتر بنظر است بنا بر آن پانزدہم ذی الحجہ سنہ چہل از اکبرآباد کوچ
فرمودہ بست و دوم ذی الحجہ سنہ الیہ لوائے جہانکشا در حوالی شاہجہان آباد برافراشتند و در ہر منزل عدالت
می فرمودند و مظلومان بداد می رسیدند۔ درین ضمن خبر رسید کہ اکبر باغی بحوالی قندھار روئے ادبار آوردہ و تنبیہ او
امر مقدم بود پانزدہم محرم سنہ اثنا از شاہجہان آباد نہضت فرمودہ دوم ربیع الاول سنہ الیہ داخل باغ فیض بخش
معروف بشالامار شدند۔ در بیان لطافت و نزہت و طراوت ...... و متانت و صفائی عمارت و تزئین
کہ اکثر کار لاجورد و طلاء و بلور و تراکم اشجار میوہ دار و ترشح فوارہ و آبجوہا و حوضہا کہ ساون و بہادوں و غیرذلک
نام دارند بلکہ رشک سپہر اند قلم مقصور اللسان است ـ

روضۂ ماؤ نہر ہا سلسال　　دوحۂ سجع طیر ہا موزون
وآن پر از لالہ ہائے رنگارنگ　　وین پر از میوہ ہائے گوناگون

از سیاحان ربع مسکون شنیدہ شد کہ باین خوبی و آراستگی باغے دیگر نیست بست و چہارم ربیع الاول سنہ الیہ
از آنجا کوچ کردہ نہم ربیع الآخر سرہند بو ظل عاطفت و عنایات بادشاہانہ بر ساکنہ ملتان مبسوط گردانیدند و ہفدہم
طرف لاہور تشریف بردہ بست و سیوم جمادی الاول در آنجا رسیدہ طواف بزرگواران نمودند و بست و ہفتم جمادی الآخر

معاودت فرمودند و بکنار دریاے راوی چهاونی مقرر شد و مدتے در آنجا گذشت یازدهم ربیع الاول سنه بار دیگر
تشریف آورده بکنار دریا رحل اقامت انداختند اکثر برائے نماز جمعه یا به تقریب فاتحه درگاه بزرگان در شهر نزول
اجلال میفرمودند. باین دستور مدتے سپری شد و زمینداران آن نواح از قبیل غازی خان بلوچ و اسمٰعیل خان و مانند
بروهی دخان زمان لوهانی و سعادت ...... ترین زمیندار توشیخ و مستنگ که سرحد قندهار است و ازین هر کدام
اهل الوس و صاحب جمعیت هزارها سوار و پیاده اند توسل با ربابان درگاه و ارسال عرضداشت نموده به حصول حکم
ملازمت شرف سعادت حاصل کردند و پیشکش مقرر او انمودند. چون زمینداران سرحدی اند محلکائے سد راه باغی
داده بعنایات بادشاهانه سرفراز گشته بتعلقهٔ خودها دستوری یافتند و چون از روئے وقائع حقیقت برحمت حق پیوستن
امیرخان صوبه دار کابل معروض اقدس گشت بمجرد استماع بملاحظه اینکه ملک کابل سرحد ایران و توران و از راست خالی
نتوان گذاشت عرضداشت بحضور والا نموده انتظار جواب نکشیدند و نهم ذی الحجه سنه از ملتان براه گهاتهیلی
عبور دریاے راوی فرموده کوچ بکوچ سیر ملک جهنگ سیال نظاره کرده نزدیک بیست و دوم ربیع الاول سنه الیه نزول
اجلال بر دریاے اتک شد و چهاردهم ربیع الآخر سنه الیه داخل باغ ظفر واقع پشاور شدند و دوم جمادی الاول سنه
از آنجا کوچ فرموده براه خیبر که دره دشوار و سخت تین راه است و افغانان قوم بواری و اپرک زئی و مهمند با دیگر زند
و الوس کلان است و دائم کج فهمی و خلاف اندیشی خاصهٔ آنها شده آمده متوجه جلال آباد شدند بفضل خدا و اقبال عدو
مال شاهنشاه زمان جمیع ملکان الوس مذکور بوساطت گنج علی خان ملازمت نموده و خدمت بجا آورده و لشکر فیروزی
اثر با امن و امان سوم جمادی الآخر سنه داخل جلال آباد شد. کلانی دانه و سرخی و شیرینی و سیرابی انار و باریکی
پوست آن چه بیان نماید که در شیرینیش لب و زبان بند است. هفدهم شوال سنه براه جگدلک که علاوه
قوم افغان الوس کلان از چهار خیل جا بجا بر داشته طور مردم کوچی یعنی یکجا قائم مقام آنها نیست. روزے بجاے
و شبے بمکانے سکونت میکردند آباد است، متوجه کابل شدند. چهارم ذی الحجه سنه الیه خطهٔ دلکشاے کابل را بفر قدوم
میمنت لزوم زیب و زینت بخشیدند، از خشکی هوا و فراوانی میوه از قسم انگور و سیب و ناک و شفتالو و زرد آلو و گیلاس و آلو بالو
آلوچه و سرده و تربز چاریکار چه نویسد که وفور از حد گذشته و همچنین آب خنک سریع الهضم در هیچ جا نیست و میوه در
دوکان در سر بازار بلکه در جنگل و دامن کوه چون حلوائے بے دود توده توده افتاده و هیچکس برائے خوردن میوه
در میوه زار مزاحم نیست و در شهر برائے کدام آنقدر ارزش دارد که آدمی شکم سیر بخورد در چنین ملک راحت قریب بسال
تابستان در کابل و زمستان در جلال آباد و پشاور و در دهوکر گرم سیر است لوائے معدلت برافراشتند مرتبهٔ اول
براه خیبر و مرتبهٔ دوم براه هزاره درخت رفته براه قزل و غزنین بکابل تشریف آورده و مرتبهٔ سیوم براه خیبر از کابل شده
به اسفرآمده چهاونی فرمودند و با نسیر کوهات تعلق با بان [illegible] و [illegible] بانگش وزیران شلوار ن و کرمان

نموده ودروه خذران و سه چوبه وحصار کک دیوار وغیره طے کرده ودجب زمین نمانده که پئے سپر موکب جلال گشت هم چنیں هشت مرتبه سیر کابل فرموده هژدهم شعبان سنه عالمگیری به جمرود تشریف آورده بودند که در ماه ذی حجه پنجاه و یک خبر سنقار کردن عالمگیر بادشاه در احمدنگر واقع ممالک دکن رسید در چهارم محرم سنه الیه از آنجا کوچ کرده یازدهم شهر مذکور عبور دریائے اٹک فرمودند۔

بهشت نصیب شدن حضرت عالمگیر و بازگشتن بهادر شاه در کابل بسمت شاهجهان آباد

بست و هشتم شهر ذیقعده سنه ۱۱۱۸ روح اقدس عالمگیر بادشاه بسیر روضهٔ رضوان تشریف فرموده در پشاور خبر به وقوع انتقال خلافت فراز فرزند چتر سلطنت رسید و از راه رشادت و اعتقاد که در خدمت پدر بزرگوار داشتند باور نکرده حمل صعوبت بیماری نمودند بعد از آنکه مکرر این خبر سامع افروز مبارک گشت لوائے جهانکشا بصوب دار السلطنت لاهور برافراختند و کوچ بکوچ بدریائے سنده که مشهور به اٹک است نزول اجلال فرمودند ع

همچنیں آبے که مرغابی در و ایمن نبود

هیچ گیاه سبز از تیزی و جلدی آب چهار پاره می نمود و از صعب و عمق آب و صعوبت سنگهائے کناره کوه شمال بهمالیه و کمالیه انداوه ام سماهائے را عبور از آں دشوار تا بمتنفسے چه رسد بمقتضائے درستی نیت آں برگزیدهٔ حق آب کم شده و از چهارده کشتی پل بسته بمعیت جمعیت و توپ و توپخانه در اسوع الحال عبور فرمودند پانزدهم ماه محرم سنه مذبور ناصر مبارک که دریولا بخطاب دریا خاں سرفراز است تخت و چتر ملک در آورده از نظر مبارک گزرانید همچنیں از دریائے جهلم و چناو (چناب) که پیش از نزول رایات آسمان فرسا منعم خاں خطاب به جمدة الملک مدار المهام معظم خاں خانخاناں بهادر ظفر جنگ وفادار پل تیار کرده بود عبور فرموده رعایائے گجرات شاه دولا و رویش را که از تعدی ابو القاسم فوجدار آنجا در پیش بودند عزل خدمت و رساندن خفه بآں ظالم واجب السیاست در هم عدالت پاشیدند و آں طائفه دعو رس بدعائے حق رس دست اجابت بامید اجابت بدرگاه مستجیب الدعوات بر داشتند و نتیجه آں بظهور رسید۔

شهاں را عدالت عبادت بود برآرنده حاجت عبادت بود
خواهی چو نجات از ملامت با خلق خدائے کن عدالت

محرر ایں مقدمه در لاهور برائے بندوبست واکچوکی (ڈاک چوکی) و ضبط اخبار از مدت دو سال رسیده بود آں طرف ایمن آباد شرف از ملازمت سراپا سعادت حاصل نمود و بعنایت خلعت سرفراز گردید۔ چوں روز دوم ساعت سعد بود در منزل پل شاه دولا که دوازده کروه غربی لاهور است بدستور و آئین تخت فرخنده بخت را بفر

قدوم میمنت افتخار بخشیدند. بیت

بنازم بخت تختے را که بر صدرش گرفتی جا
ببوسم دست شخصے را که چترت را کند برپا

منعم خان با بندهاے متعینه خود صوبه سعادت ملازمت دریافت و از همان روز شروع بعنایت خطاب به بادشاهزادهاے جهان و جهانیان و امراے عظیم الشان بادشاهی و بندهاے والاشاهی و اضافه هاے مناصب و دیگر رعایت ها که در عهد بادشاهان سوالف عشر عشیر آن نبود مبذول گردید۔

نوشتن وصیت نامه برادران

از آنجا که حق شناسی و صواب اندیشی و رفاه عام و دایم مطمح خاطر فیض مظاهر است و حضرت خلد مکان نیز نظر بر رفع شر که تا حق تعالیٰ بندهاے خدا ارد نه هند وصیت نامه بنام هرکدام بادشاهزاده به تقسیم ملک نوشته فرستاده بودند بنابر آن یکے از بندهارا با فرمان قضا جریان مشتمل بر وصیت نامه نزد محمد اعظم شاه روانه فرمودند که اگر برین طریق معامله نماید بهتر و الا انتظام بگردن او و هرچه خواهد دید از خود خواهد دید چون مشیت الهی چنین بود و تصالح سود مند نیامد در جواب لا یسمع را کار فرموده جوابے که از اهل عقل نزیبد و نوشت حیثیت بادشاهانه تاب نیاورده پیشتر کوچ فرمودند تا تاریخ سوم ماه صفر سنه احد شاه عالی سایه نزول بر فرق سکان لاهور افگنده متوجه شاهجهان آباد شدند و در هر منزل دیوان عام و خاص و عدالت می فرمودند و مظلومان به داد می رسیدند و مردم بخطاب و اضافه سربلند می شدند و خزائن از هر طرف می رسید و با نعام و اکرام و نگاهداشت مردم جدید و تنخواه مواجب نوکران قدیم صرف میکردند بیست و پنجم صفر از راه خان زمان بهادر عرف منعم خان بشاهجهان آباد رخصت یافت و استمالت قلعه دار و ناظم آن صوبه که محمد یار خان پسر معتقد خان عرف بهمن یار خان است نمود و روز سوم که بیست و هشتم شهر مذکور باشد سرادقات جاه و جلال حوالی برافراشته شد و بعد فاتحه درگاه قطب الاقطاب حضرت خواجه قطب الدین قدس سره و دیگر بزرگان بر باره دارالخلافه همچنین کوچ به کوچ به اکبر آباد تشریف آورده باقی خان قلعه دار آنجا را که مصلحتاً ملازمت شاهزاده عظیم الشان بهادر نکرده شوخی در چشم مردم ظاهر بین نموده بود بوساطت نعمان زمان بهادر طلبیده بعد تسکین همانجا گذاشته شد خزائن هر قدر که مطلوب شد از قلعه اکبر آباد گرفته زر فشان با جمعیت نمایان که قریب دو لک سوار باشد متوجه پیش شدند و شاه عظیم الشان که قبل از دو ماه به بنگاله آمده منتظر تشریف رایات عالم آرا اقامت گرفته به نگاهداشت جمعیت و اقر و بند و بست ملک اکبرآباد و انسداد راه عبور مخالفان پرداخته بودند به دریافت نعمت ملازمت ولی النعمت سعادت حاصل کردند حضرت ظل سبحانی خلیفة الرحمانی از کمال مهربانی .... داده در بغل گرفتند و بغا

قدمبوس و عطائے خلعت و جواهر و نقد و جنس سرفراز فرمودند۔

رسیدن محمد اعظم

در اکبرآباد خبر رسید که محمد اعظم شاه احمال و اثقال را در گوالیار گذاشته و پرده‌نشین سلطنت و جهانبانی نواب زینت النسا بیگم را که در حین والا انتساب بادشاه بیگم امتیاز یافته و امیر الامرا عرف اسد خان را که خطاب نظام الملک آصف الدوله سرفرازی دارد در آنجا نگاهداشته جلد و شتاب به دریائے چنبل رسید و محمد بیدار بخت و والاجاه پسر و ذوالفقار خان پسر اسد خان و خان عالم و منور خان پسران شیخ نظام دکنی و رام سنگه هاده و راؤ دلیت بندیله و دیگر فوج جنگی رکاب حضرت خلد مکان و توپخانه حضور و دکن و دیگران پرورده چندین ساله خود که بلاد و گرداب عمرے بسر برده بود همراه بوده حضرت بدولت و اقبال حکم قضا شیم فرمودند که جمعیت را موافق ضابطه مقرره توزک داده بتجمل و تحمل پے پر مقصود شوند۔ چنانچه لشکر منصور بر فاصله چهار کروه از دائره مخالفان رفته فرود آمد۔ و چون قرار به بود که اول سوال چیره دستی که باعث تظلم باشد از آن طرف شود۔ جواب مردم نادان را زبان شان جانستان و دم شمشیر جوهردار باید داد یورش نشده۔ سوالا همان روز تفصیل میگردید۔ پاسے چند از حیات آنان باقی بود۔ آن روز توفیق مقابله رفیق آنها نشد و ناگاه همان شب که پاس آخر بود هرکارها خبر رسانیدند که مخالفان پشت لشکر ظفر پیکر داده طرف اکبرآباد روانه شدند۔

جنگ محمد اعظم و نصرت یافتن بهادر شاه

حضرت قدر قدرت باستقلال تمام صبح آن روز که نسائم فتح و فیروزی بمشام بهادران میرسید و روگردانی مخالفان از میدان گیرودار شگون نصرت و بهروزی شد نماز ادا کرده تیزگاوی سوار شدند چون قیاس بجنگ و اراده مباحثت نبود متصل جاجو دیره افراشتن و روز دوم به اکبرآباد رسیدن حکم بصاحب اهتمامان توپخانه شد و خود بدولت که توجه تمام بشکار دارند به قراولان رهبر متوجه بمنزل بودند درین ضمن که نصف النهار باشد خبر رسید که محمد اعظم و پسرانش با فوج سنگین بر سرادقات جاه و جلال که متصل جاجو حسب الحکم والا برافراشته شده رو آورده و بطریق دکنیان که خونریز نشده بود باتفاق . . . بعض مغلیه فوج دست غارت دراز کرده و علی الاتصال این خبر رسید که بادشاهزاده جهان و جهانیان شاه عظیم الشان بهادر و خان زمان عرف منعم خان و خانه زاد خان عرف نعیم خان و سید عبدالله خان عرف حسین علی خان همه شروع بجنگ تیر و تفنگ نموده اند۔ حضرت ظل سبحانی بسیع و جلد متردد نشده بنظم و وقار فوج جرنغار و برنغار و هراول و چنداول ترتیب داده اول بادشاهزاده و کلان جهاندار شاه

عرف محمد فخر الدین را تعیین فرمودند. بعد از آن بادشاهزاده رفیع الشان بهادر را با فوج دست راست که میمنهٔ بادشاه
و بادشاهزاده جهانشاه بهادر عرف محمد خجسته اختر را با فوج قلمتیش و مجتبی خان عرف میر بدیع الزمان داروغه چوکی خاص
و مخلص خان عرف محمد بیگ و رضا بهادر عرف محمد صلح را رخصت ترتیب آنها فرمودند و خود بدولت و اقبال بر فیل کوه
مثال سوار شده متوجه گردیدند. ترددات بهادران ظفر قرین حاضر به سرکردگی بادشاهزاده عظیم الشان بهادر ......
که حملهٔ رستمانه نموده چنان از بهر چهار طرف قبول کرد ...... گریز نمانده و به ضرب توپ و تفنگ و دست اندازی
...... خون آشام و دود سخت از دمار روزگار تیر برآوردند و چون شکست نصیب او بود با دشمن طمانچه بدغا بر روی
مخالفان زد. خانه زاد خان [illegible] پسران شیخ نظام حیدرآبادی که به تقصیر دارالجهاد حیدرآباد در بندگی درگاه
عرش اشتباه آمده اول مقرب خان بعد از آنکه سنبهاجی شقی پسر سیوای ملعون دستگیر او شد بحضور پرنور حضرت
خلد مکان آورد. بعنایت خطاب خان زمان بهادر سرفراز گردیده بود و رام سنگه پسر کشور سنگه هاده زمیندار کوته
راؤ دلپت بوندیله در یک حمله بقتل رسیده و ذوالفقار خان بهادر و خدا بنده خان خانسامان عهد حضرت خلد مکان
زخم برداشته رو بفرار کردند و مجاهدان فتح و نصرت یار خان [illegible] لازم سرکار بادشاهزاده عظیم الشان بهادر و تهور خان
عرف نامدار بیگ نواسهٔ عنایت خان دیوان صوبه عهد عالمگیری و سلطان خویشگی و حمید الدین خان بهادر و تربیت خان
داروغه توپخانه به شهادت پیوستند و نعمان زمان خان بهادر که الحال بخطاب جملة الملک مدار المهام برافراشته د
شده و بخشی الملک شده خانه زاد خان که خطاب خان زمانی یافته و دیگر بندهای مثل سید عبدالله خان وغیره مجروح گشته
و اکثر مردم بکار آمده چنانچه [illegible] سپاهگری است جوانمردی بجا آوردند وقت دو گهڑی روز باقیمانده محمد اعظم و بیدار
بخت شربت فنا چشیدند. والاجاه از هودج فیل ماهر چوکی زخمی رفته در اکبرآباد به رفاقت پدر و برادرش شتافت
و پسر مطلب خان که [illegible] مطلب خان [illegible] است در هودج خانه خاص چوکی از فیل فرود آمده و رستم دل خان
عرف محمد رستم بیگ غضنفر خان سر محمد اعظم را آورده از نظر مبارک گزرانیدند. نوبت شادمانی و طبل فتح جاودانی بلند
آوازه گشت.

جلوس حضرت بهادر شاه

[illegible] عهد امن مهد که [illegible] راست و جهانیان در نیاز و زوال ملل و نهار ساعتی نیست که سوای عدالت
و عبادت و تدبیر لوازم و تقدیم نظام امور مملکت [illegible] باشد و قضیه و مقدمه نخواهد بود که از غیب دانی و
معامله فهمی [illegible] یافت تقریر و اظهار مستغیث پوشیده جناب قدسی باشد و صدق و کذب مبرهن نگردد. چون
مرضی مقدس مصروف به آن رفت که جمیع امور مالی و ملکی مطابق امر شریعت غرا و ملت بیضا سرانجام یابد....

وثبوت ظاهر و نمود استشهاد معتبر و تقریر مدلائل و براهین نمیتوان انفصال داد بنا بر آں حسب الاستدعائے حکم ارفع مقرر می شود که حکم والا اشرف نفاذ می یابد که باتفاق ارباب شرع حق لمن له الحق رسانند و صورت قطع و فصل قضایا بحضور نور معروض دارند و بیامن نیت مطهر و ذات اطهر مفسدانے که از مدت العمر تا حال سوائے شورش مردم آزاری و تاخت و باخت کارے و شعارے نداشتند در عهد حضرت خلد مکان عالمگیر بادشاه چهاتر دولے که از افواج بادشاهی در رفع فساد آنها نمی شد و هیچ وجه صورت نمی بست بمجرد خبر زینت بخشیدن تخت فرخنده بخت بفر قدوم میمنت لزوم ترس تابش تیغ عدو گداز نموده چندے رجوع به بندگی آوردند و عفو تقصیرات گردانیده گوئے سبقت از اقران و امثال ربودند و قلیلے که هنوز ضلالت شامل حال آنها است کوه نشینی و زاویه گیری اختیار کرده چوں موش در مغاره کوه و هامون خزیده اند - انشاء الله تعالی در معدود الایام که خاطر مبارک از بعضی کارها جمع شود ملک قلمرو که مسافت طول و عرض سالها دارد .... از آں اجل گرفته با صاف و مصفا خواهد شد آمین رب العالمین -

نهضت رایات بطرف اجمیر

حضرت بدولت و اقبال عدو مال هژدهم شعبان سنه احد جلوس والا بعزم طواف درگاه حضرت شیخ معین الدین چشتی قدس سره به اجمیر کوچ فرمودند در اثنائے راه قلعه امیر منظور افتاد و مخالفت جے سنگه پسر بشن سنگه ولد کشن سنگه ابن رام سنگه بن مرزا راجه جے سنگه کچهواه که همراه محمد اعظم رو بجنگ آورده بود بخاطر مبارک گذشت و حکم والا اشرف نفاذ یافت که چند روز ضبط در سرکار باشد بعد از آں اگر آثار فدویت از جے سنگه مذکور هویدا خواهد شد باو و الا بدو مرحمت برادرش که بجے سنگه نام دارد و در بینولا بخطاب مرزا راجه سرفرازی یافته است عنایت میتوان فرمود چنانچه سید حسین خان از سادات باره را به قلعه داری و فوجداری آنجا مقرر فرموده در آنجا گذاشتند و متوجه حضرت اجمیر شدند - چوں نزدیک اجمیر رسیدند مخالفت راتهوران بعرض اقدس رسید یرلیغ مطاعه صادر شد که داخل شدن اجمیر موقوف کرده سرادقات جاه و جلال طرف جوده پور برافراشته شود حسب الحکم والا کاربردازان سرکار معلی بعمل آوردند و چند کوچ پیشتر کرده جوده پور را افواج بحر امواج فرود آمدند .... مهاراجه جسونت سنگه در گذشت پیشکارش . . . . عرضه نعیم خان سعادت ملازمت دریافت قلعه جوده پور .... سرکار والا نموده و حضرت فدوی ... بعد از اینجا معاودت فرموده بحضرت اجمیر تشریف آوردند و چهار روز در اینجا مقام نموده بعد طواف زیارت درگاه قدوة السالکین شیخ معین الدین چشتی میخواستند که شاهجهان آباد را بفر قدوم همایوں زینت بخشند درین ضمن خبر رسید که محمد کام بخش برخلاف وصیت حضرت خلد مکان بقلعه گلبرگه رفته دست بغاوت گشاده و آن را بعد

به حیدرآباد نهضت نموده به مقتضای صغر سن خیال خام در دل مصمم کرده است جمعیت بادشاهانه برین اقتضا کرد که به دکن تشریف آورده اگر او از نصیحت و وعظ گوش شنو بهم رساند و قانع به دار الظفر شود بعنایات بادشاهانه سرفراز کرده بعد ضبط و تسخیر ممالک دکن که به شش صوبه تقسیم یافته و در هر صوبه حکام تاجدار تخت نشین بود عنان عزیمت بصوب هندوستان بهشت نشان معطوف خواهد شد. چون سعادت رهبر وقت و حال گیتی الاقبال او نشده و از راه جو با تپا رخان عرف رستم دل خان نواسه خان زمان پسر اعظم خان که صوبه داری حیدرآباد داشت و سیف الله خان وغیره ... عرف میر علی بیگ وغیره نوکران خود را ناحق کشته و این معنی بعرض مقدس رسید لاچار متوجه عبور دریای نربدا شده و جنگ وا جیت سنگهه و درگاداس راتهور از راه نا عاقبت اندیشی رو بگریز نهاده عقب لشکر فیروزی آمدند از آنجا که خاطر مبارک متوجه رفع فساد محمد کام بخش بود اصلاً گرفتن راجپوتان جهالت شعار بخاطر راه نداده کوچ در کوچ به تاریخ ...... عبور دریای نمودند.

به تاریخ ...... داخل برهانپور شده و بلا توقف از آنجا در عین بارش و باران کوچ فرموده براه ملکاپور ملک چاندا معموره صوبه برار شده با پیش ناندیر عبور دریای گنگ فرمودند و از آنجا به تجمل و تحمل برآمده که کاه و دانه در ایام گرانی که از چند سال در دکن است به تاریخ ...... داخل ظفرآباد محمدآباد بیدر تشریف ارزانی فرمودند. و داود خان صوبه دار ملک کرناتک و حیدرآباد و بیست و چهارم رمضان سنه دو از جلوس والا شرف اندوز ملازمت والا گشت و لشکر معلی کوچ بکوچ غرهٔ ذیقعده سنه دو به حوالی حیدرآباد به فاصله چهار کروه مخیم سرادقات جاه و جلال شد.

فیروزی یافتن بر محمد کام بخش

غرهٔ ذیقعده سنه دو از جلوس والا لوای جهانگشا بفاصله چهار کروه از بلده حیدرآباد بافراشته شده شاهزاده والا تبار و شاهزاده های عالیمقدار و امرایان نامدار و توپخانهٔ آتش بار حکم قضا شیم صادر گشت که گرد لشکر ظفر پیکر مورچال مقرر نموده با افواج خود روز و شب خبردار باشند. در روز دوم یرلیغ جهان مطاع شرف نفاذ یافت که پیش از طلوع آفتاب شاهزادهٔ جهان و جهانیان شاه رفیع الشان بهادر و عمدة الملک مدار المهام خانخانان بهادر ظفر جنگ و امیر الامرا ذو الفقار خان بهادر نصرت جنگ و داود خان پنی و حمید الدین خان و اسلام خان داروغه توپخانه رفته آن بی خبر رجعت یافته را خبردار سازند و اگر او رو بمقابله آورده پای بجنگ پیش آید کار گذشته شود و زنده بحضور برسد. و بادشاهزادهٔ عالم و عالمیان جهان شاه بهادر بیرون لشکر با افواج شایسته برآمده مستعد باشند. چنانچه صبح سوم شهر مذکور افواج بحر امواج بسرکردگی بادشاهزادهٔ والا مرتبت و نوئینان صاحب همت حسب الحکم قضا امضا از بهر

در آمده قبل نموده و آن اجل گرفته با معدودے از پیاده و سوار در هودج فیل و همچنین محی السنت وغیره سه پهر پایه
فیل و یک عماری و زنانه سواری باستقلال تمام سوار شده و چند توپ و بندوق سر داد. و مراتب تیراندازی
از حد گذرانید. چون عدول حکم پدر بزرگوار و روگردانی از جناب برادر کلان که بجائے پدر باشد و عذاب سادات
کشی ساری حال او شد زخمی از میدان دار و گیر دستگیر داؤد خان گردید و حضرت قدر قدرت که دیوان عام فرموده
بادشاهزاده جهاندار شاه بهادر و عظیم الشان بهادر نشسته بودند قراولان و هرکارها آمده مبارک باد بعرض رسانید
حضرت از راه تفضل که خاصه جناب قدسی است بتاکید فرمودند که زود با احتیاط بیارند و او را آب از دست ندهند.
چنانچه وقت چهار گهڑی روز آخر بادشاهزاده رفیع الشان بهادر و جهان شاه بهادر و جملة الملک مدار المهام امیر الامرا
وغیره هر سه افیال یکے از بابت سواری محمد کام بخش و دوم بابت سواری هر سه پسر فش و سوم سواری زنانه
پیش گرفته داخل جالی دولتخانه مبارک شدند و موافق حکم اشرف اعلی حواله دربار خان خاطر نموده تسلیمات مبارکباد
و فتح بجا آوردند. دربار خان محمد کام بخش را در خیمه عدالت العالیه فرود آورده و مشار الیه وقتی که بر سر فرش عدالت العالیه
بدربار خان پرسید که قبله کدام طرف است خان مذکور بدست راست اظهار کرده ایشان طرف قبله سر نهاده پا دراز کردند
و وقت شب حضرت ظل سبحانی خلیفة الرحمانی با هر چهار بادشاهزاده و جملة الملک امیر الامرا و حمید الدین خان
و دیگر امرا و والاشاهی بخیمه عدالت تشریف آورده احوال پرسی و مرهم پاشی و تردد دوخت جراحات فرمودند و سر
محمد کام بخش را بر زانوئے مبارک گرفته خون زخمها را بدست مبارک پاک میکردند. و در چنین وقت محمد کام بخش شاه
عظیم الشان بهادر گفت که یک چیز .... و هیچ ندارم که پیشکش کنم شما عرض بکنید که دو جلد مصحف ......
که همراه سلطان آفرین گفته صحیح کرده ام آن را پیشکش میکنم و امید اجابت دارم حضرت از راه ترحم فرمودند که قبول کردیم
و ما هر چند شما را نوشتیم سود نکرد و الا شما را بچنین حال چرا میدیدیم الحال هم لطف ما را در حق خود بیش از پیش تصور
نمائید و فوج با شما چه قدر بود مومی الیه عرض کرد که یکصد سوار. حضرت فرمود که یکهزار سوار می شنیدیم معزالیه تمام
نمود که اگر این قدر می بود بحسب اراده خود را میرسانیدم و الحمد لله آنچه آرزو داشتم یافتم میخواستم که از خاک تخت
برسم خدا تعالی همچنان کرد که سر را بر زانوئے مبارک که زیب و فخر تخت و دیهیم است رسانید و نامردان چندان که هستند
یا هر که خواهند بود بکار نخواهند آمد. حضرت از چنین حرف و حکایت آب دیده شده فرمودند که آن جماعت را در کار بیعت
نگرده نخواهد شد. محمد کام بخش همین قدر گفت و غش کرده حضرت بدولت اقبال از آنجا برخاسته در محل سرا تشریف
فرمودند و کام بخش همان شب از درد شانزده زخم تیر و بندق که داشت ودیعت حیات سپرد و یک پسر خورد و زوجه اش
نیز که مجروح بود رفاقت نمودند. نه شاه و گدا و نه ملک و نه مال

پادشاه رحمدل تا سه روز نوبت ننواخت .... تکفین بانجام رسانیدند. روز چهارم دیوان عام نموده مردم
نذر و پیشکش گذرانیده از حد افزون منظور شده بدرم .... جملة الملک مدار المهام بخطاب معظم خان خانخانان بهادر
ظفر جنگ و ادر پنجاه و لک درم اضافه در انعام و امیرالامراء ذوالفقار خان بهادر نصرت جنگ بخطاب سپه سالار
دارد و اضافه یک کرور درم انعام و داؤد خان باضافه هزاری ذات یکهزار سوار و دیگران که مصدر تردد شده بودند
باضافه منصب خلعت و نشان نوازش یافتند. منعم خان بخشی سوم بخطاب مهابت خان بهادر و خطاب خان زمانی به
خانه زاد خان پسر دوم جملة الملک سرفراز گشت و یک هفته نوبت جشن بلند آوازه گردیده و مراجعت لشکر فتح رهبر به هندوستان
بهشت نشان مقرر شد چنانچه غره ذی حجه سنه ۴ از جلوس والا حضرت بدولت و اقبال با فتح و فیروزی بعزم هندوستان
کوچ از حیدرآباد که در سیولا خطاب فرخنده بنیاد یافته است فرمودند عواقب امور بخیر باد -

بتاریخ غره ربیع الثانی سنه ۱۲ محمد شاهی روز یکشنبه باتمام رسید نسخه تواریخ منتخب تصنیف بهت جگ جیون داس
گوجر هرکاره بهادر شاهی [1]

ضمیمہ

سبب تصنیف کتاب

"بخاطر ناقص این خوشه چین خرمن سخنوری گذشت که اکثر اهل دانش تاریخ بادشاهان هر دیار را علیحده علیحده بطول کلام نگاشته اند
اما جامع تواریخ که مشعر احوال بادشاهان دهلی و گجرات و غزنین و سنده و بنگاله و جونپور و غیره ملک شرقیه و حکام ملتان و دکن که
بهمنیه و عادل شاهیه و قطب الملکیه و نظام شاهیه و عماد شاهیه و فاروقیه جدا جدا حکومت کرده اند بعبارت موجز کسی ننوشته است
لهذا بقدر حوصله از تواریخ معتبره استنباط نموده بسلیقه داشت بقلم اختصار نگاشت اگر منظور نظر صاحب نظران گردد زهی سعادت"

مؤلف نے ابتدا میں خاندان مغلیہ کا سلسلہ امیر تیمور سے بہادر شاہ اول تک دیا ہے اس کے بعد لکھا ہے کہ محمود غزنوی کے حملے
قیام حکومت کے لئے نہ تھے قیام حکومت سلطان معزالدین محمد سام سے ہوئی اس کے بعد خاندان غلامان کا مختصر حال دیا ہے۔

ذکر دیگر سلطانه رضیه بنت شمس الدین سه سال و شش ماه و شش روز فرمانروائی نموده. می گویند که سلطانه رضیه عورت
زن بسیرت خوب بود. قبا در بر و کلاه بر سر گذاشته امور سلطنت را بآئین نیک سرانجام می داد. لاکن اعیان ملک بسبب
تقرب جمال الدین یاقوت حبشی میر آخور که وقت سواری سلطانه رضیه را دست زیر بغل میداد گران خاطر شده حبشی مذکور را کشته سلطانه
رضیه را قید کرده بقلعه تبرهنده فرستادند و معزالدین بهرام شاه را بسلطنت برداشتند ملک التونیه حاکم بتهنده رضیه را در عقد نکاح
خود آورده خود با رضیه جماعت گکهران و دیگر زمینداران دو مرتبه لشکر بدهلی کشیده شکست یافت آخرالامر رضیه در هزیمت دوم
از دست زمینداران بقتل رسید و رفع فساد شد۔

[1] قلمی نسخہ کی تقطیع ۶ × ۱۰ انچ اور ہر صفحہ میں ۱۳ سطریں ہیں۔ کل کتاب کا حجم ۶۰ ورق یعنی ۱۲۰ صفحوں پر مشتمل ہے

خاندان غلامان کا کل بیان چھ صفحوں میں ہے اسی طرح خاندان خلجی کے ۳½ صفحے میں خاندان تغلق کے ۸½ صفحے خاندان سادات ۱½ صفحے میں ختم کر دیا گیا ہے اور خاندان لودی ۲½ صفحے میں خاندان سوری کا ذکر صرف ایک صفحے میں ہے۔

نمونہ در ذکر شیر شاہ — شیر خان خود را شیر شاہ قرار دادہ در سنہ سبع و اربعین و تسعمائۃ بر تخت دہلی نشستہ و در سنہ اثنین وخمسین و تسعمائۃ در محاصرہ کالنجر از آتش بازی باچندے از رفقا سوخت و ودیعت حیات نمود۔ در مدت حکومت ملک را از اہل بغی و معاندان پاک کردہ بعرصے بود و بند و بست جہانداری و لشکر کشی و عدالت نیکو پرداخت۔ ساختن سرا و خانہ ہا آثار عظیم اوست مدت حکومت شش سال۔

(خاندان مغلیہ کے بیان میں امیر تیمور کے حملہ کا مختصر ذکر کیا ہے)

نمونہ حملہ امیر تیمور — ہفتم جمادی الاول محمود شاہ و ملو اقبال خان بکیصد و بست فیل بسلاح آراستہ رو بجنگ در میدان فیروزآباد آوردہ، سپیدہ تیر بہادران در یک لحظہ لعین گریختند و مردم چیتہ تا دروازہ نگاہ شکنی نمودہ بحصار حوض خاص فرود آمدند و اکابر و اشراف دہلی امان خواستہ بملازمت رسیدند حضرت شاہ در ہم ماہ مذکور در مسجد جامع دہلی کہ سلطان محمد از سنگ تراشیدہ عمارت نمودہ است خطبہ بلند آوازہ گردانیدہ و پنج روز جشن نمودند بعد از آں مراجعت بسمرقند کردند۔"

۲۰ صفحے سے اورنگ زیب تک کل شاہان مغلیہ کا حال ہے اور ۲ صفحات میں بہادر شاہ اول کا، جو پہلے نقل ہو چکا ہے، خاندان بہمنی کا حال ۹ صفحے پر مشتمل ہے۔

نمونہ سلطان محمد شاہ بہمنی — سلطان علاء الدین مرحوم در شجاعت و شکوہ و بذل و ترویج دین بہتر از پدر بود و متروکہ پدر را با تمام بوالدہ خود دادہ بسفر حج فرستاد و خود یک تنکہ از آں متصرف نشد و جنگ با راجہ و رایاں بیجانگر و تلنگ و کرناٹک بارہا کردہ و فتح یافتہ حکومت را باستقلال تمام ہفدہ سال نمود و در آخر سنہ ست و سبعین و سبعمائۃ جان را بجان آفریں پیشکش کرد۔

سلاطین بیجاپور کا ذکر ۱۲ صفحے میں ہے ۸ سلاطین احمد نگر کا ۹½ صفحے میں گولکنڈہ کے بادشاہوں کا حال صرف ۳½ صفحے میں لکھا گیا ہے

نمونہ سلطان ابوالحسن مرد بیگانہ از کار و بار و ارستہ از قوم مغل بعد مردن عبداللہ قطب الملک دختر او را بعقد نکاح آوردہ بحکومت آں ملک رسید و سوائے ہنگام رقص و سرود و عیش و عشرت کارے نداشت و سید مظفر کہ میر جملہ آں وقت بود او را مردم مسموم نمودہ کشتہ و مادنا و اکنا زناردارن دکھنی کہ پیشکار میر جملہ بودند۔ فلک بکام خود دیدہ فاعل و مختار شدند بہ نکبت آنہا در سنہ ثمان و تسعین و الف ابوالحسن بقید بادشاہ عالمگیر آمد و ملک و قلعہ گولکنڈہ داخل ممالک محروسہ شد الحمدللہ و المنۃ۔"

بعد از آں سلاطین برار کا حال ۲½ صفحے میں ہے اور شاہان خاندیس کا ۴ صفحے میں اسی طرح سلاطین گجرات کا ذکر ۹ صفحے میں ہے اور حکام مالوہ کا ۸ صفحے میں پھر شاہان بنگالہ کا حال ۵ صفحے میں بیان کیا گیا ہے اور حکام سندھ کا ذکر صرف ۱½ صفحے میں ہے آخر شاہان ~~جونپور~~ کا بیان نصف ہی صفحہ میں ختم کر دیا گیا ہے شاہان کشمیر کے لیے ۱½ صفحہ کافی سمجھا گیا ہے۔